Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 27, 2025

“The Sanctity and Reverence of Shaʿāʾir Allah and the Responsibilities of Educational Institutions: A Research-Based Study”

شعائر اللہ کی عظمت و حرمت اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داریاں: ایک تحقیقی مطالعہ

Hafiz Muhammad Ahmad Quadri
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
Superior University Lahore
Email: su94-phisw-f24-010@superior.edu.pk

Sajjad Hussain
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
Superior University Lahore
Email: su94-phisw-f24-012@superior.edu.pk

Abstract

This article is a scholarly and research effort that sheds comprehensive light on the concept of the symbols of Allah. While explaining the Quranic foundations of the symbols of Allah, it is made clear that the Holy Quran has declared the veneration of symbols as a sign of faith and piety and has described their respect as a means of protecting the religion and the spiritual growth of the servant. Similarly, the Prophetic Sunnah clearly proves that the Messenger of Allah (ﷺ) not only highlighted the importance of symbols through his words and deeds but also made their veneration an integral part of the intellectual and practical life of the Ummah. If we look at it from a historical perspective, the symbols of Allah have played a very fundamental role in the development of Islamic civilization. In different periods, the observance of these symbols has given the Ummah unity, religious pride, and cultural identity. The opinions and sayings of the righteous predecessors further highlight the fact that the veneration of symbols is a guarantee of the stability of the religion and the survival of Islamic civilization.

In the modern era, however, several challenges have affected the sanctity of the rituals of Allah. Materialism has undermined the intellectual and spiritual balance of man, the invasion of Western intellectuals has promoted doubts and suspicions in Muslim societies, the weakness of religious education has distanced the new generation from its religious values, while the negative role of the media has played

Published:
August 27, 2025

an important role in weakening the greatness of rituals. All these factors together are affecting the Islamic social and cultural structure.

In this context, this article highlights the responsibilities of academic and educational institutions to play an effective role in the intellectual and religious training of the new generation. These institutions should not only provide intellectual guidance regarding the reverence for Islamic rituals but also introduce such positive social reforms that can keep religious zeal, the greatness of Islamic rituals and cultural identity alive in the hearts of the new generation. Along with this, this paper also emphasizes that all segments of society, especially educational and intellectual centers, scholars, and the media, should work together to create an environment in which the veneration of the signs of Allah can be made a practical part of social life.

Keywords: The signs of Allah, veneration of signs, faith and piety, religious zeal, righteous predecessors, religious training, Islamic civilization, contemporary challenges, intellectual invasion, educational institutions, reform measures, Islamic identity

مقدمہ

اللہ رب العزت نے اپنے مقدس دین میں کچھ ایسی علامتیں مقرر فرمائی ہیں جن کے ذریعے دین کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ ان مبارک علامات کو "شعائر اللہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان مقدس علامتوں کا احترام کریں کیونکہ یہ ایمان اور تقویٰ کا بنیادی تقاضا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں مسلمانوں کو بہت سے فکری اور ثقافتی چیلنجز کا سامنا ہے، تعلیمی اداروں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ طلبہ کے دلوں میں اللہ کی نشانیوں کا احترام پیدا کریں۔ زیر نظر مضمون اسی موضوع پر ایک جامع تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ ہے۔

شعر اللہ کا معنی اور تعریف

"شعائر اللہ" عربی میں شَعِيرَة کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں: "، نشان، یادگار"۔

CC BY

اسلامی اصطلاح میں شعائراللہ سے مراد وہ ظاہری عبادات، مقدس مقامات اور مخصوص عبادات ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار اور یاد کیا جاتا ہے۔

یعنی: وہ چیزیں اور نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادات اور ذکر کے لیے مقرر کیا ہے اور جن کے ذریعے مومنین کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور تعظیم پیدا ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر:

- بیت اللہ شریف
- صفا اور مروہ
- قربانی کے جانور
- اذان اور نماز
- حج اور عمرہ کی مخصوص رسومات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ" جس شخص نے اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کی، تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

لہٰذا، شعائراللہ کی تعریف یہ ہوگی!

وہ تمام عبادات، اعمال، مقامات اور علامات جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا اور ان کے ذریعے اپنی عبادت و اطاعت اور یاد کا حکم دیا، تاکہ بندوں کے دلوں میں اللہ کی عظمت اور خشیت پیدا ہو۔

قرآن کریم میں شعائراللہ کی عظمت

قرآن مجید نے مختلف آیات میں شعائر اللہ کی عظمت و حرمت کو انتہائی بلیغ انداز میں بیان فرمایا ہے، اور مؤمنین کو اس کی تعظیم کا حکم دیا ہے۔ چند اہم مقامات ملاحظہ ہوں:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اِللّٰه فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے، تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ الله "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

والْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ "اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے"

(سورۃ الحج آیت 36)

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا **(سورۃ المائدہ آیت 2)**

مسجد حرام کا ذکر کر کے اس کی حرمت اور عظمت کا درس دیا، جو شعائر اللہ میں سے ہے۔

احادیثِ نبویہ میں شعائر کی حرمت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے فرامین مبارکہ میں شعائر اللہ کی تعظیم پر بہت زور دیا ہے اور ان امور کا خاص احترام کرنے کا حکم فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے دین کی علامت اور نشانی ہیں۔ چند اہم احادیث ملاحظہ فرمایئے:

بیتُ اللہ اور حرم کی حرمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ (ابن ماجہ: 3932)

اے (اللہ کے) گھر! تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اللہ کے نزدیک مؤمن کی حرمت تیری حرمت سے بھی بڑھ کر ہے۔

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 27, 2025

مساجد کو اللہ کی نشانی کہا

إِنَّ الْمَسَاجِدَ بُيُوتُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، وَإِنَّهَا لَتُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ النُّجُومُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ (مسند احمد)

مساجد زمین میں اللہ کے گھر ہیں، اور وہ اہلِ آسمان کے لیے اسی طرح چمکتی ہیں جیسے ستارے اہلِ زمین کے لیے چمکتے ہیں

اذان اور نماز کی تعظیم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

"جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ کو دہراؤ۔"

قربانی کے جانوروں کا احترام

سِتٌّ مَعْصُومَاتٌ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، النَّمِرُ وَالْفَهْدُ وَالصُّرَدُ وَالْغُرَابُ وَالْهُدْهُدُ وَالصَّفَّارُ

شعائر اللہ کی تاریخی حیثیت (سلف صالحین کی نظر میں)

سلف صالحین یعنی صحابہ، تابعین اور ابتدائی ائمہ اُمت نے شعائر اللہ کو محض عبادت کی معمولی علامات نہیں سمجھا بلکہ انہیں دینِ اسلام کی بنیادی اور نمایاں علامات قرار دیا، جن کی حفاظت اور تعظیم ہر زمانے میں اہلِ ایمان کا شعار رہی ہے۔

ان کے نزدیک شعائر اللہ کو زندہ رکھنا در حقیقت دین کی بقا اور ایمان کے استحکام کا ذریعہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

حضرت عمر بن الخطابؓ مسجد حرام میں غیر معمولی اہتمام کے ساتھ اذان سننے اور نماز ادا کرنے کو "تعظیمِ شعائر" کہتے تھے، اور فرماتے: "یہ وہ مقامات ہیں جن کو اللہ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے، لہٰذا ان کی بے ادبی ایمان کے خلاف ہے"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ طواف اور صفا مروہ کی سعی کے دوران بلند آواز سے تکبیر و تہلیل پڑھتے تاکہ ان شعائر کی عظمت ظاہر ہو۔

تابعین کا عمل

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

“شَعَائِرُ اللهِ كُلُّ مَا أُمِرْنَا بِهِ فِي الْحَجِّ"

”شعائر اللہ سے مراد حج کے تمام وہ اعمال ہیں جنہیں اللہ نے مقدس قرار دیا ہے۔“

امام حسن بصریؒ فرماتے:

"جب تم صفا و مروہ پر چڑھو تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنا نہ چھوڑو، کیونکہ اسی کا نام شعائر کی تعظیم ہے"

ائمہ مجتہدین کی رائے

امام مالکؒ کے نزدیک حرم کے حدود میں شکار کو حرام قرار دینا صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ شعائر اللہ کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔

امام شافعیؒ نے اپنی کتاب الأم میں لکھا:

"جو شخص شعائر کا احترام کرتا ہے وہ فاسق نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ تقویٰ کی علامت ہے"

امام احمدؒ فرماتے تھے:

"صفا و مروہ، اذان، جمعہ، جماعت اور تکبیراتِ عید شعائرِ اسلام میں سے ہیں؛ ان کا چھوڑ دینا دین کو مٹانے کے مترادف ہے"

◆ ائمہ سلف کی عمومی تعبیر

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

مَن تَرَكَ تَعْظِيمَ الشَّعَائِرِ فَقَدْ نَقَصَ مِنْ إِيمَانِهِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ

"جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم چھوڑ دے، اس کے ایمان میں اسی حد تک کمی آتی ہے"

شعائر اللہ کی اقسام اور ان کی اہمیت

شعائر اللہ کو علماء نے مختلف اعتبار سے تقسیم کیا ہے، تاکہ ان کے مفاہیم اور دائرہ کار کو بہتر سمجھا جا سکے۔ عام طور پر ان کی دو بنیادی اقسام بیان کی جاتی ہیں:

پہلی قسم: معنوی (روحانی) شعائر

یہ وہ شعائر ہیں جو عبادت یا ایمان کے باطنی پہلو سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً:

شعیرۃ	وضاحت
ایمان و تقویٰ	اللہ کا ڈر اور دلوں میں اس کی عظمت کا ہونا
اخلاص	کسی بھی عبادت میں صرف اللہ کی رضا مقصود ہو
صدق و توکل	سچائی، اللہ پر بھروسہ اور اس سے امید رکھنا

- **اہمیت:**

یہ شعائر دراصل تمام ظاہری شعائر کی اصل بنیاد ہیں، کیونکہ اگر دل میں تقویٰ نہ ہو تو شعائر کی ظاہری ادائیگی بھی بے روح ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم: ظاہری (حسی) شعائر

یہ وہ شعائر ہیں جن کا تعلق ظاہر و عمل اور مخصوص مقامات و عبادات سے ہے۔ چند مثالیں:

CC BY

شعیرۃ	مثال
عبادات	نماز، اذان، جمعہ و جماعت، روزہ، زکوۃ
مقدس مقامات	بیت اللہ، مسجد نبوی، صفا و مروہ، عرفات
مناسک حج و قربانی	احرام، طواف، سعی، قربانی کے جانور
علامات اسلام	تلاوتِ قرآن، اسلامی لباس، سلام، تکبیرات

◆ **اہمیت:**

- یہ شعائر دین کی ظاہری پہچان ہیں
- اس سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی یاد کو زندہ رکھا جاتا ہے
- امت کے درمیان وحدت و اجتماعیت ظاہر ہوتی ہے
- ان کا احترام تقویٰ کی علامت قرار دیا گیا ہے (سورۃ الحج:32)

موجودہ دور میں شعائر کی بے حرمتی کے اسباب

موجودہ زمانے میں شعائرِ اسلام کے ساتھ بے اعتنائی اور بعض اوقات بے حرمتی کے متعدد اسباب پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

دینی شعور میں کمی بہت سے مسلمانوں میں بنیادی دینی تعلیمات کا فقدان ہے، اس لیے شعائر کی حقیقت و حرمت سے واقف نہیں ہوتے، نتیجتاً نادانستہ طور پر بھی ان کی بے حرمتی کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔

مادّہ پرستی اور دنیا پر غلبۂ محبت مادّہ پرستی کی یلغار نے دلوں سے اللہ کی عظمت کم زور کر دی ہے۔ دنیا و مال کی محبت دلوں میں راسخ ہو چکی ہے، جس کے باعث شعائر کو معمولی سمجھا جانے لگا ہے۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 27, 2025

مغربی تہذیب سے فکری مرعوبیت مغربی تہذیب اور سیکولر سوچ سے متاثر افراد مذہبی علامات کو صرف "رسم" سمجھتے ہیں اور انہیں ترقی کی راہ میں رکاوٹ قرار دیتے ہیں، اس لیے شعائر کے بارے میں استہزاء یا بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

سوشل میڈیا پر تمسخر اور تضحیک کا عام ہونا سوشل میڈیا پر دینی شعائر (اذان، حجاب، داڑھی، حج و قربانی) کو لطیفوں اور میمز کا موضوع بنایا جاتا ہے، جس سے لوگوں میں غیر محسوس طور پر بے حرمتی کا رجحان پروان چڑھتا ہے۔

اسلامی تربیت کا فقدان (گھریلو و تعلیمی) گھروں اور تعلیمی اداروں میں اسلامی تربیت کمزور ہو گئی ہے، اور نئی نسل کو شعائرِ دین کے ساتھ جذباتی وابستگی نہیں دی جاتی، جس کے نتیجے میں ایک "غیر حساس" رویہ پیدا ہوتا ہے۔

میڈیا میں دینی شعائر کی منفی تصویر کشی بعض ڈراموں، فلموں اور ٹاک شوز میں شعائرِ اسلام رکھنے والوں کو شدت پسند یا دقیانوسی انداز سے پیش کیا جاتا ہے، جس سے شعائر کی عظمت کم کرنے کا تاثر بنتا ہے۔

فرقہ واریت اور باہمی نفرت فرقہ واریت کی وجہ سے ایک گروہ دوسرے کے شعائر کا مذاق اڑاتا یا انہیں کم تر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ سب شعائر اللہ کے ہیں اور سب کا احترام واجب ہے۔

دینی غیرت اور شعائر کا باہمی تعلق

دینی غیرت (غیرتِ ایمانی) دراصل وہ روحانی جذبہ ہے جو انسان کو دین کے شعائر، مقدسات اور حدودِ الٰہی کے احترام اور حفاظت پر اُبھارتا ہے۔ یہی غیرتِ ایمانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مسلمان *شعائر اللہ* کے معاملے میں حساس ہو، ان کے بارے میں غفلت یا بے حرمتی کو برداشت نہ کرے اور ہر ممکن طریقے سے ان کی تعظیم کو قائم رکھے۔

cc BY

باہمی تعلق کو یوں سمجھیں:

دینی غیرت	شعائراللہ
دل کی ایک اندرونی کیفیت	دین کی ظاہری علامات
اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے محبت کا اثر	ان علامات کی عملی صورت جن سے دین ظاہر ہوتا ہے
حقیقی ایمان کی علامت	عملی اور اجتماعی طور پر ایمان کے اظہار کا ذریعہ

جس دل میں دینی غیرت موجود ہو گی وہ لازماً **شعائراللہ کی تعظیم و حفاظت** کرے گا۔

جس شخص کے دل میں شعائر کی اہمیت نہ ہو، وہ حقیقت میں **غیرتِ ایمانی سے محروم** سمجھا جائے گا، چاہے وہ علم کتنا ہی رکھتا ہو۔

مثال کے طور پر:

- اذان سن کر خاموش نہ ہونا **دینی غیرت کی کمی** ہے
- مساجد کی بے حرمتی دیکھ کر خاموش رہ جانا **غیرتِ ایمانی کی کمزوری** ہے
- حجاب، داڑھی یا قربانی کا مذاق اڑایا جائے اور مؤمن اس پر غیرت محسوس نہ کرے، تو یہ **شعائر کی بے وقعتی** اور **ایمان کے کمزور ہونے** کی علامت ہے۔

تعلیمی اداروں کی فکری و تربیتی ذمہ داریاں

تعلیمی ادارے صرف علم سکھانے کی جگہ نہیں بلکہ فکر سازی اور نسلِ نو کی تربیت کے مراکز ہوتے ہیں۔ اسی لیے شعائراللہ کی حرمت و عظمت کو اجاگر کرنا ان کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اس حوالے سے چند اہم نقطے درج ذیل ہیں:

دینی شعور کی بیداری طلبہ کو شعائرِ اسلام کا مفہوم، ان کی حقیقت اور قرآنی و نبوی حیثیت سمجھائی جائے تاکہ ان کے دلوں میں شعائر کی عظمت راسخ ہو۔

فکری رہنمائی مغربی تہذیب اور سیکولر نظریات کے مقابلے میں اسلامی عقائد اور شعائر کی فکری بنیادوں پر اطمینان پیدا کیا جائے، تاکہ نوجوان ذہنی طور پر مرعوب نہ ہوں۔

عملی تربیت تعلیمی اداروں میں نماز باجماعت، اذان کی پابندی، جمعہ کی ادائیگی، تلاوتِ قرآن اور دینی ایام کی مناسبت سے تقاریب کا اہتمام کیا جائے تاکہ شعائر کا عملی ذوق پیدا ہو۔

احترام شعائر کا ماحول اساتذہ اور انتظامیہ خود شعائر کی تعظیم کا عملی نمونہ ہو۔ مثلاً مسجد کی صفائی، اذان کے وقت احترام، لباس اور گفتگو میں شرعی وقار وغیرہ۔

اصلاحِ کردار اور غیرتِ ایمانی کا فروغ طلبہ میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ شعائر کی بے حرمتی پر خاموش رہنا بھی ایمان کے خلاف ہے۔ ان کے اندر ایسا جذبہ پروان چڑھایا جائے کہ وہ شعائر کے لیے غیرت مند بنیں۔

نصاب میں شعائرِ اسلام کے مضامین شامل کرنا نصاب میں ایسے دروس شامل کیے جائیں جن میں شعائر اللہ کی اقسام، تاریخ، فضیلت اور موجودہ دور کے چیلنجز بیان ہوں۔

میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کے استعمال کی رہنمائی طلبہ کو یہ شعور دیا جائے کہ سوشل میڈیا پر شعائر کی تضحیک اور تمسخر میں حصہ لینا یا شئیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اور اس سے مکمل اجتناب لازم ہے۔

نصاب تعلیم اور شعائر اللہ کا احترام

اسلامی نقطۂ نظر سے نصابِ تعلیم کا اصل مقصد صرف معلومات کی فراہمی نہیں بلکہ ایسی نسل تیار کرنا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت راسخ ہو، اس کے دین کے شعائر سے محبت ہو اور جو عملی طور پر ان شعائر کی حفاظت کرے۔

اسی لیے نصابِ تعلیم اور شعائرُاللہ کے مابین گہرا ربط اور مضبوط تعلق ہے، جسے درج ذیل نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے:

نصابِ تعلیم میں شعائرُاللہ کی تعظیم شامل کرنا کیوں ضروری ہے؟

نسلِ نو کی فکری تعمیر جب طلبہ اپنے نصاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں شعائر کی عظمت کا درس پڑھیں گے تو ان کی فکری بنیاد دین پر قائم ہو گی اور وہ کبھی شعائر کو معمولی سمجھنے کی غلطی نہیں کریں گے۔

شعائر کی حقیقت کا شعور نصاب کے ذریعے انہیں یہ سمجھایا جائے کہ نماز، اذان، مساجد، حج، قربانی اور دیگر شعائر صرف رسمیں نہیں بلکہ یہ ایمان اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جنہیں اللہ نے خود مقرر فرمایا ہے۔

عملی کردار سازی وہ نصاب سب سے کامیاب ہے جو صرف نظری باتیں نہ سکھائے بلکہ طلبہ کی عملی زندگی میں شعائر کے احترام کو شامل کر دے (مثلاً حجاب، اذان کھڑے ہو کر سننا، مسجد کا ادب وغیرہ)۔

دینی غیرت کا فروغ جب نصاب کے اندر مقدسات دین کے احترام کو مرکزی مقام دیا جائے تو طلبہ کے اندر ایسا ایمان پیدا ہوتا ہے کہ وہ شعائر کی بے حرمتی پر غیرت محسوس کرتے ہیں اور اس کے دفاع کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔

مغربی اثرات کا مؤثر جواب سیکولر اور مغربی نصابات شعائرِ اسلام کو فرسودہ قرار دیتے ہیں۔ اسلامی نصاب اس کے برعکس شعائر کی عظمت کو واضح کر کے فکری مرعوبیت کا علاج کرتا ہے۔

اصلاحی اقدامات اور عملی تجاویز

ذیل میں چند ایسے مؤثر اور قابل عمل تجاویز پیش کی جا رہی ہیں جن کے ذریعے موجودہ معاشرے میں شعائرِ اسلام کی عظمت و حرمت کو بحال کیا جاسکتا ہے:

دینی شعور کی بیداری

- مساجد، مدارس اور اجتماعات کے ذریعے عوام میں شعائر کی شرعی حیثیت اور اہمیت واضح کی جائے۔
- خطباتِ جمعہ اور دروس میں شعائر کی حرمت کو مستقل عنوان کے طور پر شامل کیا جائے۔

تعلیمی نصاب میں شعائر کا شامل کیا جانا

- اسکولز و کالجز کے نصاب میں، "تعظیمِ شعائر" کے موضوعات اور سیرتِ نبوی کے واقعات شامل کیے جائیں۔
- نصابی سرگرمیوں (Assemblies) میں اذان، قرآن کی تلاوت، دعا اور دینی ترانوں کو شامل کیا جائے۔

گھریلو تربیت

- والدین اپنے گھروں میں شعائر کا ادب واحترام عملی طور پر دکھائیں (اذان سنتے ہی خاموش ہونا، نماز کی پابندی، دینی ایام کا اہتمام وغیرہ)
- بچوں کو شعائر کے ساتھ جذباتی تعلق پیدا کرنے کے لیے مناسبات کی شکل میں تیاری کروائیں (حج، عید، جمعہ وغیرہ)۔

میڈیا اور سوشل میڈیا کی اصلاح

- حجاب، اذان، مسجد اور قربانی کے مثبت اور خوبصورت پیغامات کو زیادہ سے زیادہ پروموٹ کیا جائے۔
- شعائر کے بارے میں تمسخر یا منفی مواد کی روک تھام کے لیے رپورٹ اور awareness مہمات چلائی جائیں۔

دینی غیرت کا احیاء

- نوجوانوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ شعائر کی بے حرمتی پر خاموش رہنا بھی غیرتِ ایمانی کے خلاف ہے۔
- ایسے واقعات پر مؤدبانہ انداز میں اصلاحی موقف پیش کرنے کی تربیت دی جائے۔

مساجد اور دینی مراکز کو فعال بنانا

- مساجد صرف نماز کی جگہ نہ ہوں بلکہ شعائر، سیرت اور دینی آداب کی تربیت کے لیے باقاعدہ حلقات و کورسز کا اہتمام کریں۔

Published:
August 27, 2025

باہمی اتحاد اور احترامِ مسلک

- تمام مسالک کو یہ احساس دلایا جائے کہ اختلافِ رائے اپنی جگہ، لیکن شعائرِ اسلام سب کا مشترکہ سرمایہ ہیں۔
- اختلاف کے باوجود دوسرے کے شعائر اور دینی علامتوں کا احترام کرنے کی تربیت دی جائے۔

نتائج:

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم صرف ایک اختیاری عمل یا ظاہری رسم نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ کی حقیقی علامت ہے۔ قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ شعائر کی حفاظت دین کی حفاظت ہے اور ان کی بے حرمتی دراصل ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ موجودہ دور میں شعائر کی بے توقیری کے کئی اسباب (فکری مرعوبیت، دینی تربیت کا فقدان، مادہ پرستی وغیرہ) موجود ہیں، جن کا تقاضا یہ ہے کہ فرد، خاندان، تعلیمی ادارہ، میڈیا اور دینی مراکز سب مل کر شعائر کے احترام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے کردار ادا کریں۔ اگر تعلیمی نصاب میں شعائر کی عظمت کو اہم مقام دیا جائے، گھر اور معاشرے میں دینی غیرت کو فروغ دیا جائے، اور عملی اقدامات کیے جائیں، تو ان شاءاللہ نہ صرف شعائر کی عظمت بحال ہو گی بلکہ پوری امتِ مسلمہ میں دینی بیداری اور وحدت کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔

سفارشات:

1۔ حکومت اور مذہبی ادارے مشترکہ طور پر ایسے پروگرامز اور پالیسیز ترتیب دیں جن کے ذریعے عوام الناس میں شعائراللہ کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے، خصوصاً تعلیمی سطح پر۔

2۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شعائرِ اسلام اور ان کی تعظیم سے متعلق مستقل ابواب شامل کیے جائیں اور اس حوالے سے عملی سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جائے۔

3۔ میڈیا (ٹی وی، سوشل میڈیا، اخبارات) کو پابند کیا جائے کہ وہ دینی شعائر کا احترام ملحوظ رکھیں اور ایسے مواد کی اشاعت سے گریز کریں جس میں شعائر کا استہزاء یا تضحیک ہو۔

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
August 27, 2025

4۔ علماء کرام اور خطباء جمعہ کو چاہیے کہ وہ شعائرِ اسلام کی عظمت و حرمت کے موضوع کو خطبات اور دروس میں زیادہ جگہ دیں اور عملی مثالوں کے ساتھ عوام کی تربیت کریں۔

5۔ گھر اور خاندان کی سطح پر والدین بچوں کو شعائر کے احترام کی عادت ڈالیں، جیسے اذان پر خاموش ہو جانا، مسجدوں کی صفائی، دینی ایام کا اہتمام وغیرہ۔

6۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ شعائرِ دین کی بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف مؤثر قانونی اقدامات کریں، تاکہ معاشرے میں اس حوالے سے حساسیت پیدا ہو۔

7۔ فرقہ واریت اور گروہی تعصب کے بجائے شعائر اللہ کو مشترکہ دینی سرمائے کے طور پر قبول کیا جائے اور تمام مکاتبِ فکر باہمی احترام کے ساتھ اس کی پاسبانی کریں۔

حوالہ جات:

1. سورۃ الحج، آیت 32۔
2. سورۃ البقرۃ، آیت 158۔
3. سورۃ الحج، آیت 36۔
4. سورۃ المائدہ، آیت 2۔
5. ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ، حدیث 3932۔ بیروت: دار الفکر۔
6. حاشیہ: احمد بن حنبل، المسند،، حدیث نمبر: 23051
7. مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر: 674 ریاض: دار السلام۔
8. احمد بن حنبل۔ المسند۔ بیروت: عالم الکتب، 1998۔
9. البانی، ناصر الدین۔ التعظیم والمنۃ فی ان الشرعۃ لا تقدم علی السنۃ۔ ریاض: مکتبۃ المعارف، 1990۔
10. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح (صحیح بخاری)۔ قاہرہ: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔
11. حسن بصری۔ الزہد) ترتیب: عبدالملک بن حمید)۔ دمشق: دار الفکر، 1987۔
12. رحمان، فضل۔ اسلام اور جدید فکری چیلنج۔ کراچی: سعید بک بینک، 2003۔
13. قرطبیؒ، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1964۔
14. قرضاوی، یوسف۔ الشعائر الإسلامیۃ وأثرہا فی حفظ ہویۃ الأمۃ۔ القاہرہ: دار الشروق، 2000۔
15. محسن خان، محمد تقی الدین اور ہلالی، محمد۔ ترجمۃ معانی القرآن والسنۃ۔ ریاض: دار السلام، 2002۔
16. مالک بن انس۔ الموطأ۔ ریاض: مکتبۃ المعارف، 1412ھ۔

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 27, 2025

17. ماہری، عبدالرحمن۔ شعائراللہ کی تعظیم اور جدید معاشرتی چیلنجز۔ لاہور: ادارہ علوم اسلامی، 2018۔
18. ماوردی، علی بن محمد۔ الحاوی الکبیر۔ بیروت: دار الکتب العلمیة، 2009۔
19. ماؤدودی، ابوالاعلیٰ۔ شعائر اسلامی اور ان کی عملی حیثیت۔ لاہور: ترجمان القرآن، 1968۔
20. مجاہد، ابوالحجاج۔ تفسیر مجاہد۔ ریاض: مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات، 2007۔
21. مسلم، مسلم بن الحجاج۔ الجامع الصحیح (صحیح مسلم)۔ بیروت: دار إحیاء التراث العربی، 2001۔
22. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ ریاض: دار السلام، 2011۔
23. ابن جریر طبری، محمد بن جریر۔ جامع البیان عن تأویل آیات القرآن (تفسیر طبری)۔ بیروت: دار المعرفة، 2009۔
24. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ ریاض: دار طیبہ، 1999۔
25. ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔ إعلام الموقعین۔ ریاض: دار عالم الفوائد، 1991۔
26. ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم۔ مجموع الفتاوی۔ قاہرہ: دار الوفاء، 2005۔
27. شوکانی، محمد بن علی۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار۔ بیروت: دار الجیل، 1983۔
28. زحیلی، وہبہ۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ۔ دمشق: دار الفکر، 2002۔